رومان (پ: ۱۹۲۴ء) بھی ایک مشاق مصنف اور مترجم ہیں۔ وہ اب تک اُردو اور انگریزی میں ۵۵ کتابیں شائع کر چکے ہیں۔

زیرنظر تینوں کتابیں بلوچستان کی مختلف پہلوؤں: تعلیم، علم و ادب، شاعری، بلوچی زبانوں، قبائل، بعض نام ور شخصیات اور وہاں کی علمی روایات کے تعارف پر مشتمل ہیں۔ پہلی کتاب میں بلوچستان اور اس کے قبائل کا تعارف، اُردو فارسی کی صورتِ حال، بلوچستان میں ظفرعلی خاں اور لیاقت علی خان جیسے موضوعات پر مضامین شامل ہیں۔ دوسری کتاب چند علمی و تحقیقی مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس میں بعض شخصیات (مُلّا محمد حسن براہوی، پیرمحمد کاکڑ، یوسف عزیز مگسی اور علامہ عبدالعلی اخوندزادہ) پر مضامین شامل ہیں۔ ایک مضمون 'بلوچستان میں ہائیکو نگاری' ہے۔ تیسری کتاب میں محمد انور رومان نے بلوچستان میں تعلیمی صورت حال سے بحث کی ہے۔ اس میں اعداد و شمار بھی ہیں۔ دیہات میں تعلیم، کالج، اساتذہ، طلبہ کے مسائل، مکتبی تعلیم، یونی ورسٹیوں کا تعارف اور ترقیِ تعلیم کے لیے تجاویز کے ساتھ اعداد و شمار بھی شامل ہیں اور تعلیمی اداروں اور ماہرین تعلیم کی فہرستیں بھی۔ اس طرح یہ بلوچستان میں تعلیم کے موضوع پر ایک جامع مرقع ہے۔

تینوں کتابیں مل کر بلوچستان کے بارے میں ایک خوش گوار تاثر پیش کرتی ہیں جو اس کی پس ماندگی کے عمومی تاثر سے خاصا مختلف ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ وہاں علوم و فنون کی ایک پختہ روایت ہمیشہ سے موجود رہی ہے۔ (ر-ہ)

نیل کے ساحل سے لے کر، مصنفہ: ثریا اسماء۔ ناشر: ادارہ بتول، ۱۴-سید پلازہ، ۳۰-فیروز پور روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: ۱۲۵ روپے

سفرنامہ ایک دل چسپ صنفِ سخن ہے۔ گذشتہ ربع صدی میں لکھے گئے سفرنامے زیادہ تر حج وعمرہ کے ہیں یا پھر ترقی یافتہ ممالک کی معاشرتی تصویریں اور رنگین ساحلوں کے حیاسوز ماحول کی روداد یں۔ زیرنظر سفرنامہ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہ ایک غریب، پس ماندہ اور ترقی پذیر افریقی ملک سوڈان کا سفرنامہ ہے۔ ایک ایسا ملک جس کے حالات اور معاشرت ایک تسلسل اور تیزی سے بدل رہے ہیں اور تبدیلی کا یہ سفر نہایت مثبت سمت میں ہے اور اسلامی قوانین کے عملی نفاذ کے بعد

رونما ہونے والی تبدیلی خوش آیند ہے اور نظر بھی آتی ہے۔

سفرنامہ نگار، مدیرہ ماہنامہ بتول کے قلم سے سوڈان پر یہ پہلا بھرپور سفرنامہ ہے۔ بقول ڈاکٹر وحید قریشی: اس میں سوڈان کی بدلتی ہوئی زندگی کا منظرنامہ پیش کیا گیا ہے...... قارئین کے لیے کسی ترقی پذیر ملک کی سرگذشت ایک نئی چیز ہوگی (ص ۱۰)۔ یہ پاکستان کے ان قارئین کے لیے ایک خاصے کی چیز ہے جو پاکستان میں اسلامی نظامِ حیات کی فیوض و برکات کے منتظر ہیں اور یہ آس ایک حسرت بنتی جارہی ہے۔ ثریا اسماء نے شادی بیاہ اور دیگر سماجی محفلوں کے علاوہ، وہاں کی سماجی تقاریب میں بھی بنفسِ نفیس شرکت کی، اندرونِ ملک سفر کیے اور معاشرے میں گھوم پھر کر دیکھا اور مشاہدات کو بلاکم و کاست مگر تجزیاتی سلیقے سے قلم بند کردیا۔

معاشرے میں مساوات اور برابری ہے۔ گھریلو ملازمتیں اور مالکان، چھوٹے ملازمین اور افسران میں کوئی اُونچ نیچ کا نظام نہیں۔ شراب پر پابندی ہے۔ کھانا پینا نہایت سادہ اور ذرائع ابلاغ کا کردار قابلِ رشک ہے۔ ۴۰ سال تک کی عمر کے ہر مرد و زن کے لیے فوجی تربیت لازمی ہے۔

آبادی میں عورتوں کا تناسب زیادہ ہے اور وہ کثیر تعداد میں معاشرے کی تعمیر میں لگی ہیں۔ عورتوں کی باپردہ فوج بھی موجود ہے۔ مصنفہ نے بجاطور پر تنقید کی ہے کہ سوڈانی عورتیں، مردوں سے مصافحہ کرنے اور چہرہ کھلا رکھنے میں مضائقہ نہیں سمجھتیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے وہاں کی خواتین سے بحثیں بھی کیں۔ سوڈان کی معاشیات پر بھارت کے اثرات کو انھوں نے حیرت ناک اور توجہ طلب قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا یہ تبصرہ بجا ہے: یہ معلومات افزا سفرنامہ ہمیں ظاہری لفظوں سے فقط خارج ہی کی سیر نہیں کراتا، بلکہ کہیں کہیں دل کے تاروں کو چھیڑتا اور اپنے اندرون میں جھانکنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے (ص ۹)۔ خوب صورت سرورق، عمدہ طباعت اور مضبوط جلد، دل کشی میں اضافے کا باعث ہے، نیز قیمت بھی مناسب ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)